

احکام و فضائلِ رمضان المبارک

(مرعطاء اللہ خفیف)

روزہ فرض ہے اور اس کا ترک کفر | اللہ تعالیٰ نے فرمایا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ (۳: ۱۸۳)

اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبے میں ارشاد فرمایا

أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مَبَارَكٌ نَزَّصَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ

رمضان کا مبارک مہینہ آ گیا۔ جس کے روزے اللہ نے تم پر فرض کئے

(مشکوٰۃ عن ابی ہریرۃ) ہیں۔

عن زیاد بن نعيم الحنظلي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أرْبَعٌ فَرَضَهُنَّ اللَّهُ فِي الْإِسْلَامِ مِنْ أَمْرِ بَشَرٍ لَمْ يُعْنِ عَنْهُ شَيْئًا حَتَّى يَأْتِيَ بِهِنَّ جَمِيعًا الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَصَوْمَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَيْتِ وَهَذَا مَرْسَلٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ زِيَادٍ عَنْ عِمَارِ بْنِ حَزْمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخْرَجَهُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ فِي رِوَايَةٍ اسْتَنْكَرَ رَفْعَهَا ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ عَنْ طَرِيقِ عَطَاءِ الْخُرَّاسَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ فَعَلَّ هُوَ لَوْ كَرِهَ الْأَرْبَعُ ثَوَجَاءَ رَمَضَانَ فَتَرَكَ صِيَامَهُ مُتَعَبِدًا لَوْ يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ الْإِيمَانَ وَلَا الصَّلَاةَ وَلَا الزَّكَاةَ (شرح خمسين لابن رجب^۳)

یعنی دین پانچ چیزیں ہیں۔ ایمان، نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج ان میں سے ہر ایک رکنِ اسلام کی ایک اہم کڑی ہے۔ ایک کڑی رہ جائے تو اسلام کی زنجیر خطرے میں ہے۔ مثلاً ایک شخص کلمہ گو ہے۔ نماز پڑھتا ہے۔ زکوٰۃ دیتا ہے۔ لیکن روزے عمداً ترک کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان میں سے کسی شے کی وقعت نہیں ہے۔

رحمت کا فیضانِ عام | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

اذا دخل رمضان فتحت ابواب
یعنی جب رمضان شریف کا مہینہ آجاتا ہے
الرحمة۔ (سنن نسائی ج ۲۲ طبع مکتبۃ السیف لاہور)

تو رحمت الہی کے دروازے کھل جاتے ہیں

گناہ کی معافی کا مہینہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من صام
رمضان ایماناً واحتساباً غفر لہ
ما تقدّم من ذنبہ ومن قام
رمضان ایماناً واحتساباً غفر لہ
ما تقدّم من ذنبہ (صحیحین)

یعنی جو شخص ایمان اور رضائے الہی کے
لئے رمضان کے روزے رکھتا ہے اس کے
پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو کوئی
رمضان میں ایمان اور حصولِ رضائے الہی
کی غرض سے رات کا قیام کرے اللہ تعالیٰ
اس کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔

جو دو سنی کا مہینہ | رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یوں تو جو دو سنی کے اعلیٰ درجات پر فائز تھے

ہی لیکن رمضان میں بالخصوص بہت ہی سخاوت فرماتے تھے کما دردی الصحیحین عن ابن
عباس قال کان السنی صلی اللہ علیہ وسلم أجوداً للناس وكان أجوداً ما یكون فی
رمضان (لطائف المعارف ص ۲۷ للمحافظ ابن رجب)

ایک حدیث میں ارشاد ہے۔

رمضان کا صدقہ بہتر صدقہ ہے۔

أفضل الصدقات صدقة فی رمضان

بخاری، الترمذی عن انس (لطائف ص ۲۷)

امام شافعی کا ارشاد ہے۔

یعنی انسان کو چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی اقتداء کرتے ہوئے رمضان مبارک
میں خوب خوب خرچ کرے اس کا ایک
فائدہ یہ بھی ہوگا کہ اس مہینے میں مسلمانوں کی
بہت سی ضرورتیں ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں

احب للرجل الزیادة بیا الجود
فی شہر رمضان اقتداء برسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولحاجة
الناس فیہ الی مصالحہم ولتثنا
کثیر منہم بالصوم والصلوة

تلاوتِ قرآن | رمضان میں قرآن حکیم کا نزول شروع ہوا۔ شہر رمضان المَدِیْنِیُّ اُنزِلَ بَیْہِ الْقُرْآنُ (۲: ۱۸۳) اس لئے اس مہینہ میں قرآن کثرت سے پڑھنا چاہیئے قرآن در رمضان دونوں تو اہم ہیں۔ آخرت میں دونوں انسان کے کام آئیں گے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔

اَلصَّیَّامُ وَالْقُرْآنُ یُشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ
 یَقُولُ الصَّیَّامُ اٰی رَبِّ اِنِّیْ مَنَّتُہُ
 اَطْعَمَہُ وَالشَّہْرَاتِ بِالنَّہَارِ تَشْفَعُنِیْ
 فِیْہِ وَیَقُولُ الْقُرْآنُ مَنَّتُہُ الشُّہْرَ
 بِاللَّیْلِ تَشْفَعُنِیْ بِہِ فِی شَفْعَانِ۔

ترغیب ص ۲۹۹ طبع دہلی مکراۃ

فرمایا روزے اور قرآن دونوں اللہ کے ہاں
 انسان کی سفارش کریں گے روزہ کہنے کا الہی
 میں نے سے دن کو کھانے اور خواہش برداری
 سے روگا اسی طرح قرآن کہے گا کہ اس
 نے راتوں کی پیاری نیند چھوڑ کر مجھے پڑھا آنحضرت
 نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کی سفارش
 قبول فرمائے گا۔

کثرتِ تلاوت | کان السلف یتلون القرآن
 فی شہر رمضان فی الصلوٰۃ و غیرہا رطافاً

سنہ رمضان میں نمازیں اور اس کے علاوہ
 بکثرت تلاوت کیا کرتے تھے

قیامِ رمضان | رمضان میں قرآن پڑھنے کی تین صورتیں ہیں سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ رات کو قرآن نمانہ
 میں پڑھا جائے دوسری صورت یہ ہے کہ رات کو بغیر نماز کے قرآن کی تلاوت کی جائے اور تیسری یہ کہ جب بھی
 برقعے قرآن پڑھ لیا جائے۔ پہلی صورت کی دلیل یہ مشہور حدیث ہے جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے
 مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اٰیْمَانًا
 وَ اِحْسَابًا عَفَرْنَا عَنْہُ مَا تَقَدَّمَ
 مِنْ ذَنْبِہِ۔

کہ جو شخص رمضان میں ایمان اور حصولِ رضا
 الہی کی غرض سے رات کا قیام کرے۔
 اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتے ہیں

قیامِ مسنون | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں گیارہ رکعت صبح و تر پڑھی ہیں قیام
 انسابا ہوتا تھا کہ بسا اوقات، سحری ہرجاتی تھی۔ رکتب صحاح ستہ
 صحیحین اور بوطا امام محمد میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ
 ماکان ینبذ فی رمضان ولا فی
 غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ روطا امام محمدؓ

آپ رمضان غیر رمضان میں رات کی نماز
 گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔

یاد رہے یہ روایت امام بخاریؒ وغیرہ محدثین اور امام محمدؒ نماز تراویح کے ذیل میں لائے ہیں۔

نیز حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ

قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ لَيْلَةَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَآوْتَرَهُ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں لوگوں کو باجماعت آٹھ رکعت تراویح پڑھائیں مبعوثہ وتر پڑھے گئے۔

قیام اللیل للہم روزیہ ومعجزہ صغیر طبرانی ص ۱۳۱ قال الذہبی فی المیزان ج ۱

سنہ وسط وقال القاری صح عنہ رضى الله عليه وسلم انه صلى ليله ثمان

رَكَعَاتٍ وَالْوَسْطُ رَمُوقَةٌ شَرْحُ مُشْكُوٰةٍ ص ۱۴۲ ج ۲

فاروقی حکم | سائب بن یزید کہتے ہیں۔

أَمْرٌ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ ابْنِ بِنِ كَعْبٍ وَتَمِيمَانَ الْمَدَارِيَّ أَنَّ يَوْمًا لِلنَّاسِ بِأَحَدِي عَشْرَةَ رَكْعَةً
حضرت عمرؓ نے ابی بن کعبؓ اور تميم داری کو حکم دیا کہ وہ گیارہ رکعت مع وتر لوگوں کو تراویح پڑھا یا کریں۔

دموطا امام مالك ص ۱

ان احادیث کا مقتضایہ ہے کہ قیام رمضان یا نازہ تراویح کا مسنون طریقہ گیارہ رکعت ہی جیسا کہ

ہدایہ کے شارح علامہ ابن الہمامؒ نے فرمایا ہے۔

ان مقتضى الدلائل كون المسنون ازروئے شرعی دلیل آٹھ رکعت ہی

فیہا منها ثمانیۃ وفتح القدير ص ۲۴ مسنون ہیں۔

جلد ۲ جمع مصی

مستحب نوافل | یعنی آٹھ رکعت تو سنت مؤکدہ ہیں اس سے زائد یعنی نفل رکعتیں پڑھی جاسکیں

فقہیت کبریٰ ہے بس بلکہ چھتیس اور چالیس تک سلف سے مروی ہیں۔ چنانچہ ابن الہمامؒ فرماتے

ہیں والبقی مستحباً آٹھ سے زائد مستحب ہیں۔

تراویح باجماعت | یہ نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تلو و چار دن ہی باجماعت ادا فرمائی

ہے (بخاری۔ قیام اللیل لمروزی) ہاں حضرت فاروق اعظمؓ نے اس کے لئے باقاعدہ حکم نافذ فرمایا اس لئے

افضل یہی ہے کہ نماز تراویح باجماعت ہی ادا کی جائے۔ مندرجہ ذیل ایک ممنوع حدیث سے بھی اس پر علماء نے استدلال فرمایا ہے اور امام احمد کا مسلک بھی یہی ہے۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ مَعَ الْأَخِيهِ حَتَّى يَبْصُوكَ كُتِبَ لَهُ لِقِيَّةٌ لَيْلِيَّةٌ قَالَ أَحْمَدُ لَيْوَمَ مَعَ النَّاسِ حَتَّى يُؤْتِرَهُمْ وَلَا يُبْصِوهُ حَتَّى يَبْصُوكَ مَا (قيام اللیل للمروزی ص ۹)

رکعات تراویح کے اثنائیں ذکرِ حافظ ابن القیم لکھتے ہیں۔

قال الفضل دایت احمد یقعد	امام احمد تراویح کے درمیان بیٹھتے اور یہ
بین التراویح ویردد هذا	کلمات بار بار پڑھا کرتے تھے۔ لا
الکلام لا اله الا الله وحده	الله الا الله وحده لا شریک
لا شریک له استغفر الله الکی	له استغفر الله الذی لا اله
الا هو	الا هو

واضح رہے کہ حضرت امام احمد بن حنبل کے معمولات و فتاویٰ کی بنیاد عام طور پر حدیث و اثر پر ہوتی ہے اس لئے اس ذکر کو تراویح کے اثنائیں معمول بنا لیا جائے تو کوئی حرج نہیں — اور جو کلمات عام مساجد میں مردح ہیں ان کی کوئی اصل نہیں۔ واللہ اعلم۔

روزے کے پرہیز روزے کی حالت میں جھوٹ، غیبت، اجنبی، اگلی گلیوں اور ان تمام افعال سے جس میں ذم اور بے ہودگی پائی جاتی ہو ان سے عدا گناہ کش رہنا ضروری ہے ورنہ روزے میں نقص پیدا ہو جائے۔

اذا كان يوم صوم احدكم فلا	جب تم سے کوئی روزے دار ہو تو نہ شہوانی
يوقظ يومئذ ولا يصعب فان سابه	جو اس کا ورنہ ہی شور کرے اگر کوئی اس
احدا او قاتله فليقل اني امر صائم	کو گالی بھی دے تو کہے بھائی میں تو روزے دار
در صحيح مسلم ص ۳۶۳	ہوں۔

ان النبي صلى الله عليه وسلم قال	فرمایا جو کوئی غلط بیانی اور دھوکہ دہی وغیرہ
من كذب مع قول الزور والعمل به	بے کام نہ چھوڑے تو اس کی جھوک پیاس

کی اللہ کے ہاں کوئی قدر نہیں یعنی اس کو
روزے کا ثواب نہیں ملتا۔

كَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ اَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ
وَسْتِرَائِيَهُ (ترمذی ص ۲۹)

نیز فرمایا۔

روزہ ڈھال تو ہے یعنی لگ سے پچانا ہے لیکن
جب تک اس ڈھال میں غلبت خنثی سے کوئی
سورخ نہ ہو جائے۔

الصوم جنۃ مالم یخرقها بالغیۃ
دسن نسائی ص ۱۶۲ و ۱۶۱ (دج)

سحری اور قیلولم | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
تَسْحَرُوا فَإِنَّ السَّحْرَ بَرَكَةٌ (صحیح مسلم ص ۳۵)

سحری کھانا مبارک چیز ہے۔

نیز فرمایا

دن میں ہرک و پیاس کی کوفت اور کمزوری سے بچنے
کیئے سحری کاکھا نا کھا لیا کرو اور رات کے قیام
کی تیاری دوپہر کے سونے سے کرو۔

وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِينَا
بِطَعَامِ السَّحْرِ عَلَى صِيَامِ النَّهَارِ بِالْقِيَلِ
عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ (دسن ابن ماجہ ص ۲۳ طبع نکلند)

سحری کے لئے اذان | ماہ رمضان میں ایک اذان سحری کے لئے اور دوسری صبح صادق کے لئے
ہو تو یہ سنت ہے حضرت عبداللہ بن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے۔

بلال رات سحری کو اذان کہے تو تم کھاؤ پو
لیکن جب عبداللہ بن ام مکتوم اصبح صادق کی
اذان کہیں تو کھانے پینے سے رک جاؤ۔

اِنَّ بِلَالَ يَنْبِئُ بِكَيْلِ قَمَلُوا
وَأَشْرَبُوا حَقَّ يَبَادِي ابْنِ اُمِّ
مَكْنُوْمٍ (صحيحين)

لیکن موزن الگ الگ ہونے مناسب ہیں تاکہ لوگوں کو اشتباہ نہ پیدا ہو۔

سحری میں تاخیر | سحری کھانے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ صبح کی اذان سے دس پندرہ منٹ قبل نارخ
ہو جانا چاہیئے (دسن نسائی ص ۲۱۶) بہت دیر پہلے کھا نا خلاف سنت ہے۔

نیت روزہ | طلوع فجر سے پہلے ہی فرض روزے کی نیت کر لینی ضروری ہے ورنہ روزہ نہیں ہوگا
ترمذی شریف وغیرہ حدیث میں ہے۔

مَنْ تَمَّ يَجْمَعُ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ (ص ۲ مع تحفة الاحوذی)

زبان سے نیت کے الفاظ کہنا بدعت ہے۔ نیت درحقیقت دل کے فعل کا نام ہے۔
روزے میں بھول | روزے کی حالت میں اگر بھول کر کچھ کھاپی لیا جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

درتذی شریف ص ۲۵ جلد ۲

روزہ توڑنے سے کفارہ | ہاں جان بوجھ کر روزہ خراب کرنے سے کفارہ دینا ضروری ہوگا جس کی

تفصیل کتب احادیث میں موجود ہے۔ ملاحظہ ہو تذی شریف ص ۲۶ وغیرہ

افطاری کا وقت اور اس میں جلدی کا حکم | یہود نے جس قسم کے تکلفات اپنے دین میں داخل کر لئے تھے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ وہ غروب شمس سے دیر بعد روزہ افطار کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اس سے سختی سے روکا اور متعدد طریقوں سے اس کی وضاحت فرمائی کہ روزہ کے افطار کا وقت اسی وقت ہو گیا جب سورج کی ٹیکہ غروب ہو گئی۔ کبھی فرمایا۔

لَا يَذَالُ النَّاسُ خَيْرًا مَّا عَجَلُوا
 الْفِطْرَ رَحْمِيحٍ مَسْلُومًا (۳۵)

لوگ اس وقت تک خیر پر نہیں گئے جب تک
 جلدی افطار کرتے رہیں گے۔

کبھی ارشاد ہوا۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ إِجْمَالُهُمْ
 فِطْرًا رَجَاعًا تَدْرِي مَعَ تَخْفِئِهِمْ (۳۶)

اللہ تعالیٰ کو وہ لوگ پسند میں جو جلد ہی
 افطار کریں۔

بعض لوگ شرق کی طرف سیاہی چڑھتی دیکھ کر سمجھ
 لیتے ہیں کہ شاید سورج غروب ہو گیا اس لئے فرمایا کہ
 شرق کی طرف سیاہی کا چڑھنا ناہی کافی نہیں بلکہ سورج
 کا غروب بھی اچھی طرح دیکھ لینا چاہئے۔

إِذَا تَبَسَّلَ اللَّيْلُ مِنْ هَمْنَا وَ
 أَدْبَرَ أَتْهَارُ مِنْ هَمْنَا وَغَزَبَتِ
 الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ (مشکوٰۃ)

حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہمیشہ روزہ
 افطار کر کے مغرب کی نماز پڑھتے تھے۔

مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَطُّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حَتَّى يُفِطَرَ
 وَكَوَعَلَى شَرْبَةِ مِّنْ سَائِرِ التَّوْعِبِ
 وَالتَّوْعِبِ لِلْمَنْدَرِيِّ ضَرْبًا لِّبَوْلِ بْنِ حَبَانَ حَاكِمًا

تعب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان واضح ہدایات کے باوجود آج بعض لوگ ان کی پرواہ
 نہیں کرتے یا درہے کہ ایسے نا فرمان لوگوں کو علمائے خفیہ نے اہل بدعت کہا ہے۔ شرح مشکوٰۃ میں ہے

کہ غروب شمس کے بعد دیر سے افطار کرنا یہودیوں کا فعل تھا۔

ثم صار عادة اهل البدن معترفي مثلنا
 وحرثا شرح مشکوٰۃ ص ۱۵۱
 اور اب ہمارے ہاں یہ بدعتیوں کی عادت
 بن گئی ہے۔

افطاری کی دعا | افطاری کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ
 أَفْطَرْتُ (مشکوٰۃ)
 اے اللہ میں نے تیرے ہی لئے روزہ
 رکھا اور تیرے ہی رزق پر اسے افطار کر رہا ہوں

اور ایک روایت میں یہ بھی ہے۔

ذَهَبَ الظَّمْأُ وَأَبْطَلَتِ العُرْوَةُ وَثَبَّتِ
 الأجرُ انشاء الله تعالى (مشکوٰۃ)
 پیاس چلی گئی اور گیس تروتازہ ہو گئیں اور ثواب
 ضروری ہو گیا انشاء اللہ۔

حضرت عبداللہ بن عمر یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ
 كُلَّ شَيْءٍ أَنْ تَقْرُبَنِي رَابِعًا مَاجِدَةً
 اے اللہ میں تیری اس رحمت کے طفیل جو ہر شے پر
 چھائی ہوئی ہے اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں۔

قبولیت دعا کا وقت | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

رَأَى لَصَاحِبًا عِنْدَ فِطْرِهِ دَعَاةً مَّا
 تَرَدَّدَ (سنن ابن ماجہ ص ۱۲۶)
 روزہ افطار کرنے کے وقت دعا متروک نہیں ہوتی

افطاری کی چیزیں | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

إِذَا افْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ
 فَإِنَّهُ بَرَكَتُهُ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَيَفْطِرْ
 عَلَى مَا دَرَجَاتُهُ لِيَهْرُدَ (مشکوٰۃ)
 کھجور سے روزہ افطار کرنا موجب برکت ہے
 اور اگر وہ نہ مل سکے تو پانی اچھی شے
 ہے۔

بعض روایات میں دو دودھ کی لسی کا بھی ذکر آیا ہے۔

ملحوظہ: رشوکافی نے کھجور سے تمام میٹھی چیزیں مراد لی ہیں۔

افطار کرانے کا ثواب | نیز فرمایا کہ

مَنْ فِطَرَ صَائِمًا أَوْ جَهَّزَ غَازِبًا نَدَى
 أَجْرَ مِثْلِهِ (مشکوٰۃ)
 روزہ افطار کرانے والے کو روزہ رکھنے
 والے جتنا ہی ثواب مل جاتا ہے۔ (باقی بر صفحہ ۳۲۸)